OPEN ACCESS
RUSHD
(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Lahore Insititute for Social Scicnces, Lahore.*

ISSN (Print): 2411-9482
ISSN (Online): 2414-3138
July-Dece-2023
***Vol:* 4, *Issue:* 2**
Email: journalrushd@gmail.com
OJS: https://rushdjournal.com/index

Farhad Ali [1]

Rukhsar Iqbal [2]
Dr Rashid Munir[3]

David Benatar کا پیش کردہ مشہور موازنہ اور اس کا فلسفیانہ جواب

A famous asymmetry presented by David Benatar and its philosophical response

Abstract

From the study of Qur'an and Hadith, it is evident that the desire to have children is a natural thing. The arguments of the Qur'an and Hadith witnesses that after having children, it is also part of human nature to treat children with love and compassion. It is a matter of observation that a person is happy to have children and considers the non-availability of this blessing a deprivation for him. Due to this natural love of children, all mankind, regardless of color, race, region, and religion, has agreed on the acquisition of children for centuries and has continued the chain of the human race through the sacred bond of marriage. But in this age, some philosophical

1 PhD research Scholar, HITEC University, Taxila. farhadali07860@gmail.com

2 M.Phil in islamic thought and civilization

3 Assistant Professor, University of engineering and Technology Ksk Campus, Lahore. Email: rashid.munir@uet.edu.pk

ideas have come up on the basis of which humanity has demanded to stop producing more children. This idea is called Anti- Natalism or anti-birth theory. The current leader of this theory is David Benatar, a thinker, philosopher and writer. David Benatar is best known for his book on Anti-natalism, Better Never to Have Been: The Harm of Coming into Existence. In this book, David Benatar claims that coming into existence is always harmful, so having more children is morally wrong. David Benatar has given several arguments to support his theory. One of the main arguments is the asymmetry presented in the advantages and disadvantages of life and death, on the basis of which David Benatar says that non-existence is better than existence. This asymmetry presented by David Benatar is the main topic of our research. Our research concludes that this asymmetry fails to favor non-existence against existence as the cases on which this asymmetry is based are invalid.

Key words: Anti-Natalism, Existence, Harm, Procreation, Asymmetry

موضوع کا تعارف (Introduction)

اولاد کی خواہش و تمنا ایک قدرتی و فطرتی امر ہے۔ حصولِ اولاد سے انسان میں اپنی ذات کی تکمیل کا احساس پیدا ہوتا ہے اور یہی اولاد انسان کی ذات کے تسلسل کا ذریعہ ہوتی ہے لہٰذا انبیاء علیہم السلام جیسی برگزیدہ ہستیاں بھی اس نعمت کا مطالبہ کرنے کے لیے اللہ کے حضور دست بدعا نظر آتی ہیں۔ اللہ نے نہ صرف پیغمبروں کی ان دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا بلکہ ان کی دعاؤں کو قرآن کا حصہ بنا دیا تاکہ اس نعمت سے محروم افراد انہی دعاؤں کو اپنا کر اللہ سے اس نعمت کی طلب و جستجو کریں۔ قرآن و حدیث کے مطالعہ سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اولاد کے حصول کی خواہش ایک فطری امر ہے وہیں قرآن و حدیث کے دلائل شاہد ہیں کہ حصولِ اولاد کے بعد اولاد کے ساتھ محبت و شفقت کا برتاؤ کرنا بھی انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ یہ ایک مشاہدتی

امر ہے کہ انسان صاحبِ اولاد ہو کر خوش ہوتا ہے اور اس نعمت کے عدمِ حصول کو وہ اپنے لیے محرومی تصور کرتا ہے۔ جہاں انبیا کا رب کے حضور اس نعمت کے حصول کے لیے دست بدعا ہونا نظر آتا ہے وہیں انبیاء کا اولاد کے ساتھ محبت کرنا بھی قرآن میں مصرح ہے۔ نوح علیہ السلام و پسرِ نوح کی باہمی گفتگو اور اس گفتگو میں نوح علیہ السلام کے اندازِ گفتگو سے عیاں ہوتی محبت و شفقت اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ عام انسانوں کی طرح انبیاء کے قلوب بھی اولاد کی محبت و شفقت سے معمور ہوتے ہیں۔ اولاد کی اسی فطرتی محبت کی وجہ سے تمام انسانیت بلا تفریق رنگ و نسل و بلا تفریقِ علاقہ و مذہب صدیوں سے حصولِ اولاد پر متفق ہیں اور نکاح کے مقدس بندھن کے ذریعہ نسلِ انسانی کی سلسلہ کو جاری و ساری رکھے ہوئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی متعدد احادیث میں حصولِ اولاد کی فضیلت بیان فرمائی اور کثرتِ امت کو روزِ قیامت اپنے لیے فخر و مباہات کی وجہ قرار دیا۔

لیکن عصرِ حاضر میں کچھ ایسے فلسفیانہ نظریات سامنے آئے ہیں جن کی بنیاد پر اولاد کی اس فطری محبت کا انکار کیا گیا ہے اور انسانیت سے یہ تقاضا کیا گیا ہے کہ وہ مزید اولاد پیدا کرنا بند کر دیں، اس نظریہ کو (Anti-Natalism) جنم مخالف نظریہ کہا جاتا ہے۔

موجودہ دور میں اس نظریہ کے حاملین کے قائد David Benatar ایک مفکر، فلسفی اور مصنف ہیں۔ David Benatar کی وجۂ شہرت Antinatalism (پیدائش مخالف نظریہ) پر لکھی گئی ان کی شہرۂ آفاق تصنیف Better Never to Have Been: The Harm of Coming into Existence ہے، جو 2006ء میں اشاعت کے مراحل سے گزر کر دستیاب ہوئی۔ اس کتاب میں David Benatar نے دعویٰ کیا ہے کہ وجود میں آنا ایک سنگین نقصان ہے لہٰذا مزید بچے پیدا کرنا اخلاقی طور پر غلط ہے۔ David Benatar نے اپنے نظریہ کے اثبات کے لیے متعدد دلائل دیئے ہیں۔ ان دلائل میں سے ایک اہم دلیل موت و حیات کے فوائد و نقصانات میں پیش کردہ موازنہ ہے جس کی بنیاد پر David Benatar نے عدمِ وجود کو وجود سے بہتر قرار دیا۔ David Benatar کا پیش کردہ یہ موازنہ ہی ہماری اس تحقیق کا موضوعِ اساسی ہے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ (Literature review)

- عصر حاضر میں اس نظریہ کی ترویج کا سہرا ساؤتھ افریقہ کی یونیورسٹی آف کیپ ٹاؤن کے پروفیسر David Benatar کو جاتا ہے جنھوں نے اس موضوع پر اپنی شہرہ آفاق کتاب Better Never to have been. The harm of existence (2006) لکھی ہے اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہر انسان کو وجود فراہم کرکے نقصان زدہ کیا جاتا ہے لہٰذا مزید انسان پیدا کرنے کا سلسلہ ختم کردینا چاہیئے۔

David Benatar کی اس کتاب کی اشاعت کے بعد مغربی دنیا میں یہ نظریہ موضوع بحث بن گیا اور اس کے اثبات وتردید میں مختلف طرح کا لٹریچر وجود میں آیا۔ ذیل میں اس کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

- Possible preferences and the Harm of Existence کے عنوان سے معنون ایک مقالہ مارک لارک Marc larock نے St. Andrews (Scotland) University of میں پیش کیا اور اس مقالہ کی بدولت اپنی ایم فل کی ڈگری حاصل کی، اپنے مقالہ میں مارک نے مختلف دلائل سے دنیاوی زندگی کو بدترین قرار دیا اور یہ دعویٰ کیا انسانی زندگی اس قابل نہیں کہ مزید انسان پیدا کرکے ان کو ایسی زندگی گذارنے پر مجبور کیا۔
- Gerald K. Harrison نیوزی لینڈ کی Massey University میں سینیئر لیکچرار اور جنم مخالف نظریہ کے حامل ہیں، انہوں نے اس موضوع پر ایک مقالہ بعنوان Antinatalism and Moral Particularism لکھا ہے۔
- Todd Kennedy Shackelford ایک امریکی ماہر نفسیات ہیں اور آکلینڈ یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں، موصوف بھی پیدائش مخالف نظریہ کے حاملین میں سے ہیں "TO BREED, OR NOT TO BREED" کے نام سے انہوں نے ایک آرٹیکل لکھا جو مجلہ Evolutionary Psychological Science, میں شائع ہوا۔

- ❖ Anti-Natalism: Rejectionist philosophy from Buddhism to Benatar کے نام سے موسوم ایک کتاب Ken Coates نے لکھی جس میں اس نظریہ کی تاریخ بیان کی گئی۔
- ❖ George Washington University کے پروفیسر David DeGrazia نے "Creation ethics: reproduction, genetics and quality of life" کے نام سے کتاب لکھی ہے اور David Benatar کے نظریات کی عمدہ تردید فرمائی۔

David Benatar کی تردید میں کئی مفکرین نے مقالات لکھے ہیں مثلاً

- ❖ "Is having children Always Wrong?" کے عنوان سے "Rivka Weinberg" نے ایک مقالہ لکھا جو South African journal of philosophy میں 2012 میں شائع ہوا۔
- ❖ اسی طرح How best to prevent future persons from suffering: A reply to Benatar کے عنوان سے ایک مقالہ "Brooke Alan Trisel" نے بھی لکھا جو South African journal of philosophy میں 2012 میں شائع ہوا۔

ضبطِ ولادت یا تحدید النسل کے موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں میں "خاندانی منصوبہ بندی" کی تحریک کی تردید کی جاتی ہے نیز حصولِ اولاد کی بابت اسلامی نقطۂ نظر واضح کیا جاتا ہے لیکن ان کتابوں میں سے کسی کتاب میں بھی پیدائش مخالف نظریہ اور بالخصوص David Benatar کو موضوعِ بحث نہیں بنایا گیا۔ راقم کی نظر میں کوئی اردو زبان میں ایسی کوئی کتاب نہیں گزری جس میں David Benatar کے نظریات کو موضوع تحقیق بنا کر ان کے اشکالات کو پیش کر کے اسلامی دلائل کی روشنی میں جوابات دیے گئے ہوں۔

تحقیق کا بنیادی سوال (Problem statement)

David Benatar نے حیاتِ دنیاوی کو بدتر قرار دینے کے لیے دیگر دلائل کے ساتھ ساتھ وجود وعدم کے فوائد و نقصانات کے درمیان ایک موازنہ پیش کیا ہے اور اس موازنہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ عدم کو وجود پر

فوقیت حاصل ہے۔ ہماری اس تحقیق کا موضوعِ اساسی David Benatar کا پیش کردہ موازنہ ہے، اس موازنہ کے مطالعہ سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ

کیا زندگی کی صورت پیش آنے والے مصائب و آلام عدمِ حیات کو حیات پر ترجیح دیتے ہیں؟

David Benatarکا پیش کردہ مشہور موازنہ

آئندہ سطور میں ہم اس موازنہ کی وضاحت اور پھر اس موازنہ کا تنقیدی جائزہ لیں گے:

David Benatarکا دعویٰ ہے کہ جب بھی کسی انسان کو پیدا کیا جائے گا تو اس بابت یہی کہا جائے گا کہ اس انسان کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ پیدائش کی کسی صورت کے بارے میں یہ کہنا ممکن نہیں کہ انسان کو پیدا کر کے نفع پہنچایا گیا ہے۔ اپنے دعویٰ کے اثبات میں David Benatar کہتا ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ کوئی بھی زندگی مشکلات کے بغیر نہیں ہے۔ ایسے لوگ لاکھوں کی تعداد میں ہیں جو غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں اور ایسے افراد کی بھی کوئی کمی نہیں جو معذوری کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہم میں سے اکثر لوگ زندگی کے کسی نہ کسی مرحلہ پر صحت کے مسائل سے دوچار ہوتے ہیں اور ہماری زندگی کے دوران اکثر تکالیف اذیت ناک ہوتی ہیں بالآخر ہم سب کو موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم کسی بھی بچے کے بارے میں پیش گوئی نہیں کر سکتے کہ درد، مایوسی، اضطراب، غم اور موت میں سے کس قسم کے نقصانات اور کتنی شدید قسم کے نقصانات کا سامنا ایک بچہ کرے گا لیکن ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ ان میں سے کچھ نہ کچھ نقصان ضرور وقوع پذیر ہوں گے۔ مذکورہ بالا نقصانات میں سے کوئی نقصان بھی معدوم افراد پر واقع نہیں ہوتا، صرف موجود اور زندہ افراد ہی ان نقصانات کا سامنا کرتے ہیں۔[1]

ڈیوڈ کے مطابق زندگی کی خوشیوں کی بنیاد پر دنیاوی زندگی کے بارے میں فائدہ مند ہونے کا نظریہ قائم نہیں کیا جا سکتا، بلکہ زندگی کے فوائد اور نقصانات میں بہت فرق ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وجود پذیر ہونا

[1] David Benatar, *Better never to have been, the harm of coming into existence* (Oxford University press, 2006) 29

بنسبت غیر موجود ہونے کے سراسر نقصان ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ اس بات میں کوئی دورائے نہیں ہیں کہ:

1. درد کی موجودگی بُری چیز ہے۔
2. خوشی کی موجودگی اچھی چیز ہے۔

لیکن خوشی اور غم کی غیر موجودگی کی صورت میں اس طرح کی رائے قائم نہیں ہوتی، اس لیے کہ:

3. درد کی غیر موجودگی اچھی چیز ہے اگرچہ اس اچھائی کو محسوس کرنے والا کوئی بھی نہ ہو۔ لیکن
4. خوشی کی غیر موجودگی بُری نہیں ہے جب تک کہ کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو جس کو اس خوشی سے محروم کیا گیا ہے۔ اُس خاص شخص کے حق میں خوشی کا غیر موجود ہونا بُرا ہو گا اس کے علاوہ صورت میں خوشی کا غیر موجود ہونا بُرا نہیں ہے۔

David Benatar نے وجود و عدم میں سے عدم کو ترجیح دینے کے لیے ایک وجود و عدم کے درمیان ایک مشہور موازنہ قائم کیا ہے۔ ڈیوڈ کہتا ہے میرے دعویٰ کو سمجھنے کے لیے دو منظر نامے پیش کرنا اور ان میں موازنہ قائم کرنا ضروری ہے۔ پہلا منظر نامہ یہ ہے کہ کوئی شخص وجود پذیر ہو اور دوسرا منظر نامہ یہ ہے کہ ایک شخص وجود سے محروم ہو۔ پہلے سے بیان کردہ نظریات کی روشنی میں ان دو اشخاص کے حالات میں موازنہ اس طرح قائم کیا جا سکتا ہے:

ڈائیا گرام نمبر ا

موجود شخص	غیر موجود شخص
حالت نمبر ا: درد کی موجودگی Bad(بد)	حالت نمبر ۳: درد کی غیر موجودگی Good(بہتر)
حالت نمبر ۲: خوشی کی موجودگی	حالت نمبر ۴: خوشی کی غیر موجودگی

Good(بہتر)	Not Bad(برا نہیں ہے)

اس میں دورائے نہیں ہو سکتیں کہ نمبر 1 حالت بری ہے اور نمبر 2 حالت بہتر ہے، اس ڈائیاگرام میں نمبر 3 حالت (درد کی غیر موجودگی) کو بہتر قرار دیا گیا ہے چاہے اس درد کو محسوس کرنے والا موجود نہ ہو، جبکہ نمبر 4 حالت (خوشی کی غیر موجودگی) کو Not Bad(برا نہیں ہے) قرار دیا گیا کیونکہ کسی کو فوائد و منافع سے محروم نہیں کیا گیا ہے۔

جب ہم درد کی موجودگی اور درد کی غیر موجودگی کا باہم موازنہ کرتے ہیں تو درد کی غیر موجودگی قابل ترجیح ہے، اس موازنہ سے عدمِ وجود کو وجود پر ترجیح حاصل ہو جاتی ہے۔ اور جب ہم خوشی کی موجودگی اور خوشی کی غیر موجودگی کا باہم موازنہ کرتے ہیں تو خوشی کی موجودگی Benetar David کے بیان کے مطابق اگرچہ بہتر ہے لیکن خوشی کی غیر موجودگی پر اس کو کوئی ترجیح حاصل نہیں ہے اس لیے کہ خوشی کی غیر موجودگی کی حیثیت "Not Bad" ہے جبکہ خوشی کی موجودگی کی حیثیت بہتر "Good" ہے۔

جب ایک چیز کی دو جہتیں ہوں ایک جہت بدی کی اور دوسری جہت بہتری کی، جب کہ اس کے مقابل چیز بھی ذو جہتین ہو ایک جہت Good (اچھی) اور دوسری جہت (بری نہیں)Not Bad ہو تو ان چار حالتوں کے باہمی موازنہ سے عدمِ وجود کی حالت قابلِ ترجیح ہو گی۔ اس لیے کہ عدمِ وجود کی کوئی بھی حالت بد "Bad" نہیں ہے جبکہ وجود کی ایک حالت یعنی درد کی موجودگی "Bad" ہے۔

ڈیوڈ کہتا ہے کچھ لوگوں کو یہ بات سمجھنے میں دشواری و مشکل در پیش ہے کہ کس طرح خوشی کی موجودگی (حالت نمبر ۲) کو خوشی کی غیر موجودگی (حالت نمبر ۴) پر فوقیت حاصل نہیں؟ ان لوگوں کو ایک مثال پر غور کرنے کی ضرورت ہے، اس مثال میں موجود اور غیر موجود کے درمیان موازنہ کرنے کے بجائے دو موجود لوگوں کے درمیان موازنہ کیا گیا ہے لیکن دعویٰ ثابت کرنے میں یہ موازنہ کافی مفید ہو سکتا ہے۔

موازنہ میں دو فرد ہیں صحت مند اور بیمار۔ بیمار باقاعدگی سے بیمار ہوتا ہے لیکن بیمار کی خوش قسمتی یہ ہے کہ وہ جلد صحتیاب ہو جاتا ہے جبکہ صحتمند شخص جلد صحتیاب ہونے کی قوت سے محروم ہے، البتہ صحت مند شخص کبھی بیمار نہیں ہوتا۔ جلد صحتیابی کی صلاحیت اگرچہ بیمار کے حق میں بہتر ہے لیکن اس صلاحیت سے صحت مند

شخص پر بیمار کو کوئی فضیلت حاصل نہیں ہوتی اس لیے کہ اس صلاحیت کا معدوم ہونا صحت مند شخص کے حق میں برا نہیں ہے، اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اس صلاحیت کی عدم موجودگی صحت مند شخص کے لیے کوئی محرومی نہیں ہے۔ اس موازنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خوشی کی موجودگی کو خوشی کی غیر موجودگی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔[1] اس کو ڈائیاگرام کی صورت میں یوں سمجھا جا سکتا ہے۔

ڈائیاگرام نمبر ۲

صحت مند شخص	بیمار شخص
بیماری کی غیر موجودگی (بہتر) مثبت کیفیت	بیماری کی موجودگی (بد) منفی کیفیت
جلد صحتیاب نہ ہونے کی صلاحیت (برا نہیں ہے) مثبت نہ منفی کیفیت	جلد صحتیاب ہونے کی صلاحیت (بہتر) مثبت کیفیت

David Benatar کے موازنہ کی تردید

David Benatar نے درد کی غیر موجودگی کو بہتر قرار دینے میں ممکنہ شخص کی خواہشات اور تمناؤں کو سامنے رکھ کر یہ دعویٰ کیا ہے کہ درد کی غیر موجودگی بہتر ہے۔ گویا کہ David Benatar نے یہ فرض کیا کہ جو شخص پیدا نہیں ہوا اور انسانیت کا لبادہ اوڑھ کر دنیا میں نہیں آیا اس کی بھی خواہشات و مرضیات ہوتی ہیں اور ان خواہشات میں سے ایک خواہش نقصان سے تحفظ پانا ہے جب یہ ممکنہ شخص پیدا ہی نہیں ہو گا تو زندگی کی صورت میں پیش آنے والے ممکنہ نقصانات سے تحفظ پا جائے گا اور یہ تحفظ اس کے حق میں "بہتر" متصور ہو گا۔

---

[1] David Benatar,42

مقدمہ نمبر تین کی پہلی تردید

David Benatar کا بیان کردہ موازنہ نتائج ثابت کرنے میں ناقص ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مقدمہ نمبر تین (درد کی غیر موجودگی بہتر ہے چاہے اس غیر موجودگی کو محسوس کرنے والا کوئی بھی نہ ہو) باطل ہے۔ اس بطلان کی وجہ یہ ہے کہ اس مقدمہ اور نتیجہ کی بنیاد پر ہمیں تعجب ہوتا ہے کہ جس بہتری کا دعویٰ کیا جارہا ہے یہ "بہتری" کس کے لیے ہے؟ اس "بہتری" کا حامل کون ہے اور اس کا محل کیا ہے؟ یہ فائدہ کس کو حاصل ہو رہا ہے؟

وہ "بہتری" جو درد کی غیر موجودگی اور نقصان کے نہ ہونے سے پیدا ہوئی ہے اس "بہتری" کا حاصل کنندہ اور محل کوئی موجود شخص تو ہے نہیں۔ اب یہ دعویٰ کرنا کہ اس "بہتری" کا محل محض ممکنہ افراد (جو پیدا ہو سکتے تھے لیکن حقیقت میں پیدا نہیں ہوئے) ہیں ایک غیر معقول دعویٰ ہے۔ معقول اور قرینِ قیاس بات یہ ہے کہ اس بات کا انکار کیا جائے کہ محض ممکنہ انسان بھی خواہشات قائم کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ جب ہم اس بات کا انکار کر دیتے ہیں کہ محض ممکنہ و فرضی اشخاص بھی امیدیں اور تمنائیں قائم کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں تو David Benatar کا پیش کردہ موازنہ باطل ہو جاتا ہے۔ جارج واشنگٹن یونیورسٹی کے پروفیسر DeGrazia نے اسی بنا پر David Benatar کے پیش کردہ موازنہ کو باطل قرار دیا اور انہوں نے وجود و عدم کے نفع و نقصان کے درمیان موازنہ کا قانون ان الفاظ میں بیان کیا:

Regarding those who exist, the presence of benefit is good and the presence of harm is bad; regarding those who never exist, the absence of benefit and the absence of harm are neither good nor bad. Only those who exist have interests and can be benefited or harmed.[1]

یعنی جو لوگ موجود ہیں ان کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ نفع کی موجودگی "بہتر" ہے اور انہی کے حق میں یہ دعویٰ کیا جانا بھی صحیح ہے کہ نقصان کی موجودگی "بد" ہے، جو لوگ موجود نہیں ہیں ان کے حق میں نفع

[1] DeGrazia, Is it wrong to impose the harms of human life? A reply to Benatar,324

کی غیر موجودگی اور نقصان کی غیر موجودگی "بہتر" ہے نہ ہی "بد" ہے۔ صرف وہی لوگ جو موجود ہیں مفادات کے حامل ہیں اور خواہشات قائم کرنے کے اہل ہیں لہٰذا ان کی خواہشات کی تسکین سے ان کو نفع اور عدمِ تسکین سے نقصان پہنچایا جانا ممکن ہے۔

Elizabeth Harman ایک امریکن فلاسفر ہیں اور Princeton University میں فلسفہ کی پروفیسر ہیں[1]، موصوفہ کے بقول David Benatar کو اپنا مدعیٰ ثابت کرنے کے لیے جہاں یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ اگر کوئی وجود پذیر ہو کر درد والم کا سامنا کرتا ہے تو یہ اُس خاص شخص کے حق میں بد (Personal Bad) ہے (جو کہ واضح طور پر سچ ہے) وہیں یہ ثابت کرنا بھی ضروری ہے کہ اس کے متبادل صورت میں جب درد والم غیر موجود ہو گا تو درد و والم کی یہ غیر موجودگی "اس خاص شخص کے حق میں بہتر (Personal Good) ہو گی نہ یہ کہ غیر متعلقہ بہتری (Impersonal Good) کو ثابت کرنا۔ Elizabeth Harman کے الفاظ ہیں:

The plausible reading of Asymmetry is this:

(a1) The presence of pain is bad (both for the one who experiences it, and also impersonally), and the absence of pain (in the absence of anyone who would have experienced the pain) is impersonally good. But what Benatar needs is this claim:

(a2) The presence of pain is bad (for the one who experiences it), and the absence of pain (in the absence of anyone who would have experienced the pain) is good for the person who would have experienced the pain and does not actually exist. [2]

[1] Retrieved from: https://en.wikipedia.org/wiki/Elizabeth_Harman_(philosopher) at :30/11/2021 (09:17 AM)

[2] Elizabeth Harman, Critical Study David Benatar. Better Never To Have Been *NOUS 43:4 (2009)* (*780)*

"David Benatar کا قائم کردہ موازنہ یہ ہے کہ درد کی موجودگی بری ہے موجود اور غیر موجود افراد دونوں کے لیے۔ اور درد کی غیر موجودگی (کسی ایسے شخص کی غیر موجودگی میں جو اس درد کا تحمل کر سکتا تھا) ایک غیر متعلقہ بہتری ہے۔ جبکہ David Benatar کو یہ دعویٰ ثابت کرنے کی ضرورت ہے کہ درد کی موجودگی اس شخص کے لیے بری ہے جو اس درد کا تحمل کرتا ہے اور درد کی غیر موجودگی بہتر ہے اس شخص کے لیے جو اس درد کا تحمل کر سکتا تھا لیکن وہ حقیقت میں وجود پذیر نہیں ہوا۔"

Free-Floating Goodness (ایسی اچھائی جس کا اچھا ہونا کسی خاص شخص سے متعلق نہ ہو) کو معقول قرار دینے کے لیے ضروری ہے کہ اس کو کسی وجود کے ساتھ وابستہ کیا جائے، ہمارے اذہان کسی ایسی اچھائی کا تصور کرنے سے مکمل طور پر عاجز ہیں جو اچھائی نہ تو کسی خاص شخص سے متعلق ہو اور نہ ہی افراد کے کسی مجموعہ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق قائم ہو۔

منطقی اعتبار سے دیکھا جائے تو اس موازنہ میں ایک معدوم شیئ پر حکم لگایا گیا ہے، معدوم پر حکم لگانے کے بارے میں حکیم الاسلام قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اگر شیئ سامنے لائی جائے تو اس کے صحیح یا غلط ہونے کا دلائل کی روشنی میں فیصلہ کیا جا سکتا ہے لیکن اگر لا شیئ سامنے لا کر رکھ دی جائے تو اس کے بارے میں حق و باطل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ تحقیق و ابطال کی ضرورت ہو۔[1]

مقدمہ نمبر تین کی دوسری تردید

مقدمہ نمبر تین کی تردید کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ ایک خوشی کو معلوم و محسوس کرنے کے جو طریقے رائج ہیں ان طور طریقوں کی بنیاد پر ہم اس خوشی کو معلوم و محسوس کرنے سے بھی عاجز ہیں۔ عام طور پر جب کسی شخص کے بارے میں ہم یہ رائے قائم کرتے ہیں کہ وہ خوش ہے تو ہم اس خوشی کے آثار اس کے حسنِ سلوک

[1] Qārī Muhammad Tayyab, Falsafa-e-Nimat o Musībat,(Idāra-e-Islāmiyāt,Lāhore 1981) 35

میں دیکھتے ہیں، یہ خوشی اس شخص کی ذہنی کیفیت سے عیاں ہوتی ہے، مزید کئی طریقوں سے خوشی کا ادراک کیا جاسکتا ہے لیکن ان طریقوں میں سے کسی بھی طریقہ سے اس "بہتری وخوشی" کا علم نہیں ہوسکتا جس خوشی اور "بہتری" کا دعویٰ David Benatar نے مقدمہ نمبر تین میں کیا ہے۔ David Benatar کے اس موازنہ کا Free-Floating Goodness (ایسی اچھائی جس کا اچھا ہونا کسی خاص شخص سے متعلق نہ ہو) پر انحصار اس نظریہ کی ناکامی کی ایک بنیادی وجہ ہے۔

مزید برآں اگر نفع ونقصان کی قدر وقیمت کا موازنہ اشخاص سے قطع نظر کیا جائے یعنی ایسی خوشی وبدی جس کا تعلق کسی خاص شخص کے ساتھ نہ ہو اور وہ Impersonal Good اور Impersonal Bad ہو تو نفع کی غیر موجودگی اور نقصان کی غیر موجودگی دونوں برابر قدر وقیمت کے حامل ہوں گے، نفع کی غیر موجودگی اتنی ہی بُری ہوگی جتنی نقصان کی غیر موجودگی بہتر ہوگی، ایسا نہیں ہوگا کہ نقصان کی غیر موجودگی کو زیادہ بہتر قرار دیا جائے اور نفع کی غیر موجودگی کو کم بُرا قرار دیا جائے۔

David Benatar کا قیاس مع الفارق

David Benatar نے وجود وعدم میں سے وجود کو ترجیح دینے کے لیے دو موجود اشخاص کے درمیان بھی ایک موازنہ قائم کیا تھا، ان میں سے ایک فرد بیمار ہونے والا لیکن جلد صحتیاب ہونے کی صلاحیت رکھنے والا ہے اور دوسرا شخص جلد صحتیاب ہونے کی صلاحیت سے محروم ہے لیکن وہ بیمار ہوتا ہی نہیں ہے۔ ان دونوں کے حالات سے David Benatar نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ دوسرا شخص بہتر ہے بنسبت پہلے شخص کے۔ اس معاملہ کو اگر فقہی اصطلاح میں دیکھا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ David Benatar نے موجود ومعدوم افراد کو بیمار ہونے والے اور بیمار نہ ہونے والے افراد پر قیاس کیا ہے۔ اولین (موجود ومعدوم) مقیس ہیں اور آخرین (بیمار ہونے والے اور بیمار نہ ہونے والے افراد) مقیس علیہ ہیں۔

ایک قیاس کی تردید کا بہترین طریقہ یہ ہوتا ہے کہ مقیس ومقیس علیہ کے درمیان مغایرت وامتیاز بیان کر دیا جائے جس کو فقہی اصطلاح میں "قیاس مع الفارق" کہا جاتا ہے مذکورہ قیاس بھی قیاس مع الفارق کے قبیل سے ہے اور مقیس ومقیس علیہ باہم مختلف ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اس قیاس میں بیمار شخص کے جلد صحتیاب

ہونے کی صلاحیت کو زندگی کے فوائد و منافع کے مشابہ قرار دیا گیا ہے حالانکہ یہ دونوں مختلف ہیں۔ دونوں میں مشابہت تب ہی ممکن ہو سکتی تھی جب زندگی کے منافع و فوائد صرف ان حالات میں بہتر اور عمدہ قرار دیئے جائیں جب یہ فوائد و منافع کسی پیش آمدہ نقصانات کا ازالہ بھی لازمی طور پر کر رہے ہوں کیونکہ اس کے مدِ مقابل جلد صحتیاب ہونے کی صلاحیت پیش آمدہ و لاحق شدہ بیماری کا ازالہ کرنے کی صورت میں ہی اہم ہوتی ہے، حالانکہ زندگی کے فوائد و منافع ہر حال میں اہم اور عمدہ ہیں چاہے وہ کسی نقصان دہ کیفیت کا ازالہ کر رہے ہوں یا نہ کر رہے ہوں۔ زندگی میں بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک خوشی کا حصول ایسے حالات میں ہوتا ہے کہ دردناک اور نقصان دہ کیفیت بھی پائی جا رہی ہوتی ہے اور اس خوشی سے اس نقصان دہ کیفیت کا ازالہ ہوتا ہے جبکہ اس کے برعکس زندگی میں ایسے مواقع بھی آتے ہیں جن کے ساتھ دردناک اور نقصان دہ کیفیات نہیں پائی جا رہی ہوتیں، اور یہ خوشیاں کسی دردناک کیفیت کی عدم موجودگی میں بھی اہم ہوتی ہیں۔

پہلی خوشی کی مثال بھوک کی حالت میں عمدہ اور لذیذ کھانے کا حصول ہے اس کھانے کی خوشی کے ساتھ ایک نقصان دہ کیفیت (بھوک) کا ازالہ بھی ہو رہا ہے اور دوسری قسم کی خوشی کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص آرام دہ کیفیت میں ہے اور اسی دوران اس کو اچھی مہک اور خوشبو بھی آ رہی ہوتی ہے مزید بر آں وہ موسیقی سے بھی لطف اندوز ہو رہا ہے اور اسی دوران کسی پرانے دوست سے اچانک ملاقات ہو جاتی ہے، خوشبو، موسیقی اور پرانے دوست سے ملاقات کی خوشی کسی نقصان دہ کیفیت کا ازالہ و خاتمہ نہیں کر رہی کیونکہ وہ شخص پہلے سے ہی آرام دہ حالت میں ہے۔ جلد صحتیاب ہونے کی صلاحیت کا عمدہ و بہتر ہونا بیماری پر منحصر ہے جبکہ زندگی کی خوشی کا اچھا اور عمدہ ہونا اس بات پر منحصر نہیں کہ ان کے ساتھ لازمی طور پر نقصان دہ کیفیات بھی پائی جائیں اور یہ خوشیاں ان نقصان دہ کیفیات کا خاتمہ و ازالہ بھی کریں۔ زندگی کی اچھائیاں برائیوں سے قطع نظر ہر حال میں عمدہ و بہتر ہیں جبکہ جلد صحتیاب ہونے کی اچھائی و بہتری بیماری پر موقوف ہے۔ اس بنیاد پر بیمار ہونے اور بیمار نہ ہونے والے شخص کے حالات اور وجود و عدم کے حالات کا قیاس قیاس مع الفارق ہے۔

نتائجِ بحث

ہماری اس تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ David Benatar کے پیش کردہ موازنہ سے عدمِ وجود کو وجود پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہوتی نیز یہ موازنہ جن مقدمات پر قائم کیا گیا ہے وہ مقدمات باطل ہیں۔ لہٰذا کسی طرح بھی عدم کو وجود پر ترجیح حاصل نہیں ہوتی۔

David Benatar کا پیش کردہ موازنہ مقدمہ نمبر تین کی وجہ سے باطل ہے اس لیے کہ مقدمہ نمبر تین میں درد کی غیر موجودگی سے حاصل ہونے والی بہتری کا محل کوئی موجود شخص نہیں بلکہ محض ممکنہ افراد ہیں جبکہ ہماری تحقیق یہ ہے کہ محض ممکنہ انسان خواہشات قائم کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔

مقدمہ نمبر تین اس وجہ سے بھی باطل ہے کہ یہ خوشی، خوشی کو محسوس کیے جانے کے طریقوں میں سے کسی طریقہ سے بھی محسوس نہیں کی جاسکتی۔ ہمارے اذہان کسی ایسی خوشی کو قبول کرنے سے قاصر ہیں جس کو کسی وجود کے ساتھ وابستہ نہ کیا گیا ہو۔